رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسمانی شور ہے | عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

فہرست مضامین

جلد ۲ | ۶ - جون ۱۹۱۷ء | چہارشنبہ | مطابق ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۳۵ھ | نمبر ۹۵

مدینۃ المسیحؑ

خوشی کی بات ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ کا ایک طالب علم میاں احمد جس نے اس سال مولوی فاضل کا امتحان دیا تھا۔ پاس ہو گیا ہے اسی سال اس نے مدرسہ احمدیہ کی آخری جماعت بھی پاس کی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مدرسہ احمدیہ کا کورس کسقدر استعداد اور قابلیت پیدا کر سکتا ہے۔

نیز اسی سال مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طالب علم مولوی احمد بخش صاحب نے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا ہے خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھا۔ جسمیں اتفاق و اتحاد کی تلقین فرمائی۔

جلسہ سیالکوٹ کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ واعظین واپس تشریف لے آئے ہیں۔

اخبار احمدیہ

خدا مبارک کرے

۲۵ - مئی ۱۹۱۷ء سید عبد الحی صاحب خلف جناب حافظ سید عبد المجید صاحب احمدی آف منصوری کا نکاح جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی دختر نیک اختر سے حافظ روشن علی صاحب نے بالعوض دو ہزار روپیہ مہر پڑھا ہم معززجانبین کو مبارکباد کہتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو مفید اور بابرکت بنائے۔

ماریشس کا خط

جناب صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے احمدی مشنری اپنے تازہ خط مورخہ ۵ - مئی ۱۹۱۷ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت کی حالت خدا کے فضل سے اچھی ہے اور

دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ مسٹر عبد اللہ بوٹن نو مسلم اخلاص میں ترقی کر رہا ہے اور دیگر عیسائیوں کو سمجھاتا رہتا ہے۔ ترجمہ قرآن فریخ ہر وقت اسکے ساتھ رہتا ہے اسکا خوب مطالعہ کرتا ہے اور مخالف غیر احمدیوں کو قرآن شریف سے لاجواب کر دیتا ہے۔ ایک غیر احمدی نے اسکو کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا تو اس نے اسکو قرآن شریف سے فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ سے بتایا کہ اگر کوئی رسول نہیں آنا تھا تو خدا نے کیوں فرمایا ہے کہ جو اللہ اور محمد رسول اللہ کی پیروی کریگا وہ نبیوں کی سوسائٹی میں داخل ہو جائیگا۔ اور پھر سورہ اعراف سے دکھایا اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ۔ اس سے وہ لاجواب ہو گیا۔ ۲۶ - ۲۷ - اپریل کی درمیانی رات کو اس نے ایک عجیب معاملہ دیکھا۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ وہ عربی

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا۔)

الفاظ سے بالکل ناآشنا ہے۔ وہ میری چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔ اسکو ایک آدمی نے آکر جگایا۔ وہ مجھ سے ذرا لمبا اور بوڑھا تھا اور اسکے بالوں میں ذرا سفیدی آگئی تھی۔ اسکو جگا کر بلب پر لایا جہاں الیکٹرک لیمپ ساری رات جلتا رہتا ہے۔ اس لیمپ کے پاس ایک بڑا کاغذ رکھا تھا۔ اس انسان نے اسکو بازو کے ساتھ مضبوط پکڑا ہوا تھا یہانتک کہ وہ اسکے دبانے کو محسوس کرتا تھا اور کہا اسپر جو کچھ لکھا ہوا ہے۔ اسے لکھ لو۔ اس نے لکھ لیا۔ اس میں جو عربی کا فقرہ ہے وہ یقین دلاتا ہے کہ یہ واقعہ بالکل سچا ہے کیونکہ اگر عبداللہ کے سامنے لکھا ہوا کاغذ رکھا جاتا تو وہ کبھی بھی اسکے لکھنے پر قادر نہ ہوتا۔ اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ لکھا ہوا یہ تھا انی انا اللہ امامکم منکم I have a ...

یہ صاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عہدہ ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم میں نبی اللہ کہکر اور بخاری میں امامکم منکم کہکر بیان فرمایا ہے۔ اس سے اسکو کامل یقین ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود نبی اللہ ہیں اور وہ احمد ہیں۔

یہاں سکے مخالفین کی مخالفت کچھ نہیں کر سکتی۔ دلائل و براہین سکے سامنے ساکت اور لاجواب ہیں۔ مگر جابرانہ کارروائی جہانتک انسے ہو سکتی ہے کرتے ہیں۔

برہمن بڑیہ جناب مولوی سید عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ جہاں جہاں احمدی کم ہیں وہاں مخالفین انکو تکلیف دینے کے درپے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مخالفوں کو سمجھ دے۔ احمدیت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اور معقول پسند انسان داخل سلسلہ ہو رہے ہیں۔

نماز جنازہ مولوی محمد عبداللہ صاحب بمبئی سے اپنی بھائی مولوی عبدالرشید صاحب۔ سماۃ فاطمہ بی بی اور سماۃ عائشہ بی بی کی شیخ عبداللہ صاحب کوٹالی (ملابار) سے اپنے ماموں میاں عمر صاحب کی اور بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور اپنے بہنوئی سید محمد حسین صاحب کی برادر محمد علی صاحب ٹانڈوگر سے اپنی لڑکی رحیم بی بی کی اور سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ ظفروال میاں نظام الدین صاحب کی مولوی محمد فضل صاحب چنگوی اپنی والدہ صاحبہ کی فوتیدگی کی اطلاع دیتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سب کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

فہرست نومبائعین

بابت ماہ مئی ۱۹۱۷ء

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۷ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں۔ انکے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنیوالوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست کے کسی کمی کے باعث رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ انکو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

(۷۲۴) رحمت خاں صاحب ضلع ہوشیارپور
(۷۲۵) امیر خاں صاحب ″
(۷۲۶) رحم دین صاحب ″
(۷۲۷) نور محمد صاحب ″
(۷۲۸) اہلیہ صاحبہ شیخ فتح محمد صاحب کشمیر
(۷۲۹) نور بی بی ضلع گوجرانوالہ
(۷۳۰) میاں بھاگ صاحب ضلع لائل پور
(۷۳۱) اہلیہ بھاگ ″ ″
(۷۳۲) دولت بی بی صاحبہ ″ ″
(۷۳۳) عمر خاں صاحب ضلع رتناگری
(۷۳۴) میاں سوند ھا صاحب ″ پٹیالہ
(۷۳۵) حسین بخش صاحب سندھ
(۷۳۶) محمد یعقوب صاحب میرٹھ
(۷۳۷) غلام احمد مقبول صاحب سری نگر
(۷۳۸) مولوی محبوب عالم صاحب ضلع سیالکوٹ
(۷۳۹) والدہ عبداللہ ٹیلر ماسٹر ″ جھانسی
(۷۴۰) منشی محمد عمر خاں صاحب ″ پشاور
(۷۴۱) ہمشیرہ محمد موسیٰ خاں صاحب تنکانی خیرپور میرس
(۷۴۲) والدہ ممدوح ″ ″
(۷۴۳) اہلیہ عبداللہ صاحب کشمیر
(۷۴۴) والدہ عبدالعزیز صاحب ″
(۷۴۵) عبداللہ خاں صاحب ہوشیارپور
(۷۴۶) فقیر محمد صاحب ضلع لدھیانہ
(۷۴۷) منشی صاحب ″ ″
(۷۴۸) پھمن صاحب ضلع لدھیانہ
(۷۴۹) حسن محمد صاحب ″
(۷۵۰) غلام حسین صاحب ″ گوجرانوالہ
(۷۵۱) ایم پی کنج احمد صاحب سدرن انڈیا
(۷۵۲) رمضان صاحب ضلع گوجرانوالہ
(۷۵۳) کریم بخش صاحب ″ ″
(۷۵۴) امام الدین صاحب ″ ″
(۷۵۵) بنت کریم بخش صاحب ″ ″
(۷۵۶) دلیداد صاحب ″ ″
(۷۵۷) مسماۃ عائشہ صاحبہ ″ ″
(۷۵۸) حسن بی بی صاحبہ ″ ″
(۷۵۹) فاطمہ بی بی صاحبہ ″ ″
(۷۶۰) زینب بی بی صاحبہ ″ ″

بیعت خلافت

۹ - غلام غوث صاحب ضلع ملتان
۱۰ - غلام محمد صاحب ″ گوجرانوالہ
۱۱ - عبدالشکور صاحب ″ کانپور

پتہ درکار ہے

منشی مہتاب الدین صاحب ہاشمی سیاح آئینہ گن خود یا کوئی اور صاحب جو انکے پتہ سے واقف ہوں۔ براہ مہربانی اطلاع دیں۔ کہ منشی صاحب کہاں ہیں۔ اور ان کا صحیح پتہ کیا ہے۔ مجھے انسے ایک ضروری کام ہے۔

قاضی عبدالرحیم - قادیان ضلع گورداسپور

نکاح کی ضرورت

عمر قریباً ۲۶ سال قوم راجپوت جنجوعہ ہے پیشہ دری بافی آمدن قریباً بیس روپے ماہوار ہے رہائش کے لئے موضع بھوسی میں اپنا مکان بھی ہے۔ جو امرتسر سے قریباً ۱۲ میل فاصلہ پر ہے۔ رشتہ کنوارا یا بیوہ۔ مگر متقی ہو۔ گھر آباد کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت معرفت شیخ رحیم بخش صاحب تاجر کتب مالک انڈین بک ایجنسی امرتسر ہو سکتے ہیں۔

درخواست منجانب بدرالدین احمدی دری باف تحصیل موضع بھوسی

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۲ر جون ۱۹۱۷ء

امام مہدی آ بھی چکا

معاصر ہمدم (لکھنؤ) کی ایک گذشتہ اشاعت میں مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محلی کی ایک چیدہ سی تحریر شائع ہوئی ہے جس کے متعلق وہ بایں الفاظ معافی خواہ ہیں کہ:۔

"یہ حرکت قلبی اور دردِ دلی کو نہایت ضبط سے پوشیدہ رکھا ہے۔ تاہم کچھ نہ کچھ الاناء یترشح بما فیہ کے موافق آثار بے چینی ظاہر ہو گئے ہیں"

وہ آثار بے چینی کیا ہیں یہ کہ آپ گھر سے "اپنے ظلمات قلب میں نور ایمانی پر جلا کرنے کے لئے عزم اجمیر کر کے نکلے تھے لیکن وہاں اپنے محفل کو صف ماتم پایا پھر آپ احمد آباد گئے۔ وہاں غمگساری ہی غمگساری نظر آئی۔ آخر آپ بمبئی پہنچے۔ وہاں کے متعلق اپنے مندرجہ ذیل الفاظ میں "دردِ دلی" کا اظہار کیا ہے:۔

"حضرت پیر ابراہیم صاحب بغدادی مدفیوضہم کی خدمت فیضدرجت میں تین دن رہا۔ جو خطوط بغداد سے آئے تھے۔ وہ دیکھے اور پڑھے۔ جو میرے نام تھے۔ ان کا مضمون کیا واقعات کے انکشافات سے الحمد للہ علیٰ کل حال زبان پر آیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون امید ارتقائے عربیت جو دل میں تھی۔ اس سفر کے بعد مبدل بہ یاس ہو گئی۔ اب منتظر امام مہدی کے ہیں"

ہمیں مولوی صاحب کے ان الفاظ کو پڑھ کر بہت ہی تعجب ہوا کہ آپ ابھی تک "امام مہدی" کا کیوں انتظار کر رہے ہیں جبکہ امام مہدی آ بھی چکا۔ اور آسمان و زمین نے اس کی صداقت کے لئے بے شمار نشان ظاہر بھی کر دئے اور کر رہے ہیں۔ ہاں اگر ان کا یہ خیال ہو کہ جب امام صاحب دنیا میں تشریف لائینگے۔ تو جنگ اور قتال کا میدان گرم کرینگے۔ ملل باطلہ کو اپنی تلوار (جو قدرت نے مسلمانوں کے ہاتھ سے چھین لی ہے) سے مٹا ڈالینگے۔ جو کلمہ نہیں پڑھے گا اس کا خاتمہ کر دینگے۔ تمام غیر مذاہب کے پیرو اور بادشاہ قتل۔ غلام یا اسیر کر لئے جائینگے۔ اور صرف اسلام ہی اسلام دنیا میں ایک مذہب رہ جائے گا۔ جو کسی معقولی دلیل روحانی جذبہ اور آسمانی نشان کی چمک سے قائم نہ ہوگا بلکہ صرف تلوار کی خون آشامی امام صاحب اور ان کے پیرووں کے جنگجویانہ سینہ زوری اور قتل و غارت کی گرم بازی اس کی استقامت اور اشاعت کا موجب ہوگی تو ایسے خیالات کے متعلق ہم بڑے ادب سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ

این خیال است و محال است و جنوں

ہم ایسے خیالات رکھنے والے اور علم و عقل کے مدعی صاحبان سے پوچھتے ہیں کہ کیا اگر تلوار کے زور سے غیر مذاہب کو صفحہ عالم سے محو کر دیا جائے تو اس سے اسلام کی صداقت ثابت ہوگی یا کچھ اور۔ ہمارے نزدیک اگر نہ صرف ہمارے نزدیک بلکہ ہر ایک صاحب ہوش و خرد انسان کے نزدیک جس دن کوئی ایسا امام مہدی پیدا ہوگا۔ وہ اسلام کے لئے ماتم کا دن ہوگا۔ کیونکہ اس کے یہ کارہائے نمایاں اسلام کو سچا ثابت کرنے کی بجائے بدنام۔ بدصورت اور ڈراؤنا ثابت کرینگے۔ آج اگر غیر مذاہب والوں کا سب سے بڑا کوئی اعتراض اسلام پر ہے تو یہی ہے کہ اسلام تلوار۔ سختی اور جبر کے ذریعہ دنیا میں پھیلایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ بدیہی امر ہے کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے ہرگز ہرگز تلوار نہیں اٹھائی گئی تھی۔ بلکہ اس وقت صرف دفاع کے طور پر تلوار اٹھائی گئی۔ لیکن جب اس سے بھی غیر مذاہب والے یہ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ اسلام ایک وحشیانہ افعال کا معلم۔ جبر و تشدد کا نتیجہ اور ظلم و ستم کے ذریعہ پھیلا ہوا ہے۔ نہ کہ اس میں کوئی ایسی خوبی اور صداقت ہے۔ جو کسی کی کشش کا موجب ہو سکتی ہے۔ تو پھر جبکہ وہ امام صاحب آکر جن کا آنا اسلام کی تائید کے لئے بتلایا جا رہا ہے۔ اپنی تلوار کی نوک سے دلوں میں ایمان داخل کرنے کی ناکام کوشش کرینگے۔ اور نہ ماننے والوں کے سر تن سے جدا کر دینگے۔ تو غور کیجئے۔ یہ اعتراض کس قدر قوی اور مضبوط ہو جائیگا۔ اس صورت میں تو یہی بہتر ہے۔ کہ ایسے امام صاحب تشریف ہی نہ لائیں۔ اور ہم پورے یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ کبھی تشریف نہیں لائینگے

کیسے تعجب کی بات ہے کہ یہی لوگ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر تصرف بعض مقامات کے لئے تو تحریک اور تاریں دوڑاتے ہیں کہ وہاں گرجے نہ بنیں۔ مندر تعمیر نہ ہوں۔ گوردوارے نہ بنائے جاویں۔ اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی۔ تو یہی مولوی عبدالباری صاحب ہیں۔ جنہوں نے پچھلے دنوں بصرہ میں گوردوارہ بننے کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ لیکن خود تیار بیٹھے ہیں کہ امام صاحب آئیں۔ اور تمام دنیا کے معبد مٹا ڈالیں۔ اور جبراً مسلمان بنائیں یا موت کے گھاٹ اتار دیں۔ پس جب وہ دوسروں سے یہ سلوک کرنا چاہتے ہیں تو پھر خود کیوں گھبراتے ہیں۔

افسوس! اگر یہ لوگ سلسلہ موسویہ کی نظر غور کرتے۔ جس کا مثیل خدا نے ہم نے سلسلہ محمدیہ کو قرار دیا ہے تو ہرگز ان غلطیوں اور غلط فہمیوں کے مرتکب نہ ہوتے لیکن قصہ پرستی نے انہیں حقائق شناسی سے بالکل بیگانہ کر دیا ہے۔ سلسلہ محمدیہ بالکل سلسلہ موسویہ کے برابر چل رہا ہے۔

خدا کی وہ برگزیدہ قوم جس نے اپنے تئیں متواتر افضال الہیہ کا مورد پاکر دعوےٰ کر دیا تھا کہ نحن ابناء اللہ واحباءہ۔ ہمیں تو خدا کے بیٹے اور محبوب ہیں ہر دفعہ خدا کی نعمتوں کی ناشکری کے باعث۔ اس قابل ٹھہرائی گئی کہ وہ انعامات جن کا نزول اس پر بارش کی طرح رہتا۔ روک لئے جائیں۔ لیکن خدا کی رحمت اور شفقت نے نہ چاہا کہ بغیر ایک خاص موقعہ دئے اس قوم کو اپنے افضال سے محروم کر دے۔ اور ضلالت و گمراہی میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دے۔

چنانچہ اس قوم کو حضرت مسیح ناصری کا وعدہ دیا گیا۔ اور کہا گیا کہ ایک انسان تمہاری ہی قوم میں سے تمہاری اصلاح کے لئے بھیجا جائے گا۔ اگر تم اس کو قبول کرو گے۔ تو فلاح پاؤ گے۔ ورنہ افضال الٰہی سے محروم کر دئے جاؤ گے۔ لیکن نشہ کبر میں مخمور قوم یہود نے حضرت مسیح کو قبول نہ کیا۔ اور ہزاروں ہی بہانے نکالے۔ اور کوئی طرح

نہ چھوڑا جس سے اس کی تکذیب کی ✦

اس کی پیدائش میں شک کیا۔ اسکی زندگی کو گھنونا قرار دیا۔ اسکے اخلاق پر حملہ کئے۔ اس کو کچہریوں میں گھسیٹا۔ اس کو سولی پر چڑھایا۔ غرض کہ ہر ایک طریق سے بدقسمت قوم نے اس برگزیدہ کو جھٹلا کر اپنے تئیں انعامات الٰہیہ سے محروم کر لیا

اسی طرح مسلمانوں کو بھی کہا گیا تھا کہ ایک وقت آئیگا جبکہ تم بھی یہود و نصاریٰ کی طرح ہو جاؤ گے۔ اور ان کے قدم بقدم چلو گے۔ تب تم کو بھی ایک مہدی دیا جائے گا جس کا دوسرا نام مسیح بھی ہو گا ✦

اس زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کی حالت یہود و نصاریٰ کے بالکل مطابق ہو چکی تھی۔ دین اسلام مٹ چکا تھا قرآن کریم اُٹھ چکا تھا۔ وہ وعدہ کا مہدی و مسیح آگیا اور اپنا کام سرانجام دے کر رفیق اعلیٰ کے پاس چلا بھی گیا۔ خداوند کریم اور اسکے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جس قدر نشانیاں بتائی تھیں۔ وہ سب کی سب پوری بھی ہو چکیں۔ دمدار ستارہ نکل چکا۔ چاند سورج کو ماہ رمضان میں گہن بھی لگ چکا۔ نئی نئی سواریاں نکل چکیں اونٹ بیکار ہو چکے۔ آگ پر حکومت کرنیوالی طاقتیں تمام دنیا پر چھا گئیں۔ اسلام کو بدنام کیا جا چکا۔ دنیا کو عذابوں نے گھیر لیا۔ دریا پھاڑے اور پہاڑ اڑائے گئے۔ اسلام و ایمان ثریا پر جا چکا۔ الفاظ پرستی باقی رہ گئی۔ غرض جس قدر نشانات تھے سب کے سب پورے ہو چکے۔ پھر جس کے لئے یہ نشانات تھے۔ اس نے دنیا پر عقلاً و نقلاً ثابت کر دیا۔ کہ میں ہی تمہارا امام منتظر ہوں۔ اگر کامیابی اور کامرانی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو مجھ کو قبول کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ جس طرح یہود نے مسیح کو چھوڑ کر آج تک کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی آ چکے سچے مسیح موعود کو نہ پا سکے تم بھی اگر مجھ کو (جو سچا مسیح اور مہدی ہوں) نہیں قبول کرو گے۔ تو قیامت تک کسی مہدی کو نہیں پاؤ گے۔ کیونکہ میرے بعد کوئی موعود مہدی اور مسیح نہیں ہے۔ حیرت آتی ہے۔ کہ فقیہان اسلام کیوں قوم یہود سے سبق نہیں لیتے۔ اور کیوں پہلے تجربہ سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ وہ دیکھتے کہ یہود کو جس مسیح کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس کی بھی بڑی شان و شوکت بیان کی گئی تھی۔ مگر جب مسیح آیا تو سراسر ان کی امیدوں کے خلاف آیا۔ اسی طرح تم کو جو مہدی اور مسیح کا وعدہ دیا گیا ہے اس کے متعلق بھی خاص خاص بشارات اور وعدے ہیں۔ مگر وہ ابتدائی حالت سے تعلق نہیں رکھتے۔ پس اگر تم مومن ہو تو کیوں ایک ہی سوراخ سے ڈنگ کھاتے ہو۔ آنکھیں کھولو وقت کو دیکھو۔ آسمان پر نظر کرو۔ زمین کی حرکتوں کو دیکھو تو کیا یہ سب اس مسیح کی گواہی نہیں دے رہے ہیں ✦

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند (مسیح موعود)

پس اگر چشم خدا بینی ہے تو اس کو قبول کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ جس طرح آج تک یہودی نمازوں میں گڑگڑانے کے باوجود مسیح کے منتظر بیٹھے ہیں۔ اور قیامت تک اسی انتظار میں بیٹھے رہیں گے۔ اسی طرح تم بھی انتظار کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور یہ ایک "امید ارتقاء عبث" کا "مبدل بہ یاس" ہوگا کیا تمہاری تو ہر ایک امید کا انجام یاس ہی ہو گا۔ اور ہو رہا ہے۔ پھر کیوں عقل و خرد سے کام نہیں لیتے اور مسیح موعود کو نہیں پہچانتے ✦

مولوی ظفر علی خاں کو دیوانے کتے نے کاٹ کھایا

مولوی ظفر علی خاں صاحب سابق ایڈیٹر زمیندار حال نظر بند کرم آباد نے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے اخبار "ستارہ صبح" کے شائع کرنے کی اجازت ملنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں نہایت بے ادبی اور گستاخی کا رویہ اختیار کر رکھا تھا۔ اور شاید ہی کوئی پرچہ ایسا ہو گا جس میں حضرت مسیح موعود یا سلسلہ احمدیہ کے متعلق کسی نہ کسی رنگ میں استہزاء اور تمسخر نہ کیا گیا ہو اس کے مقابلہ میں ہماری طرف سے بالکل خاموشی رہی ہے کیوں؟ اس لئے کہ ہم کسی کے اعتراضات کا جواب تو دے سکتے ہیں۔ اور کسی کے شکوک کا ازالہ کرنے کی کوشش بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ ہم سے نہیں ہو سکتا کہ کسی بھانڈ یا نقال کی نقالی کا کوئی جواب دے سکیں ✦

جن احباب کی نظر سے ستارہ صبح کا کوئی ایسا پرچہ گزرا ہو گا۔ جس میں ہمیں مخاطب کیا گیا ہے وہ ہماری اس حقیقت کو فوراً درست تسلیم کر لینگے۔ اور جنھوں نے نہیں دیکھا وہ مولوی ظفر علیخان صاحب کا صرف ایک شعر سن لیں۔ جوان کے "مذاق سلیم" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار کی مذمت کرتے ہوئے یکم مئی کے ستارہ صبح میں درج کیا ہے۔ اور شاید اس پرچہ کے بعد ایک ہی پرچہ ابھی تک شائع کر سکے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن
یہ پیں پیں پیں یہ تن تن تن ہے سلطان القلم کی دھن

بتائیے اس کا یا اسی قسم کی اور خرافات کا ہمارے پاس کیا جواب ہے کچھ نہیں یہی وجہ ہے کہ ہم اس وقت تک جناب مولوی صاحب کی کسی بات کا جواب دینے کے قابل نہ ہو سکے۔ البتہ ایک دفعہ نہایت نیک نیتی اور ہمدردی سے ان کی خدمت میں یہ گذارش کر دی گئی تھی کہ :۔

"جس شہنشاہ کے فرستادہ کی شان میں آپ نے گستاخی اور بے ادبی کو اختیار کیا ہے۔ اسکی گرفت اس سے بھی زیادہ سخت ہے جس میں کہ آپ اب گرفتار ہیں۔ اس لئے عقلمندی اور دانائی یہی ہے کہ آپ آیندہ ایسی جرأت سے باز رہیں" (الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۱۷ء)

لیکن افسوس کہ ہماری اس ہمدردانہ نصیحت سے جناب مولوی صاحب نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ بلکہ دن بدن بڑھتے ہی گئے۔ اور آخر وہ بات ظہور پذیر ہو ہی گئی جس سے ہم نے انہیں آگاہ کیا تھا یعنی وہ ۲۳ مئی کو خدا تعالیٰ کی گرفت میں آگئے جس کی تفصیل اخبار العصر کے ذریعہ یہ معلوم ہوئی ہے کہ :۔

"۲۳ مئی کو مولوی ظفر علیخان صاحب کو ان کے وطن کرم آباد میں کسی دیوانے کتے نے کاٹا۔ مولوی صاحب نے اسی وقت نواب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر پنجاب سے بذریعہ تار کسولی جانے کی اجازت حاصل کی۔ اور شام کی بمبئی میل پر سوار ہو کر عازم کسولی ہو گئے۔ جہاں وہ غالباً پاسٹیور انسٹی ٹیوٹ میں زیر علاج ہیں"

کسی کو مصیبت یا تکلیف میں مبتلا پا کر خوشی کا اظہار کرنا انسانیت سے بعید ہے لیکن دوسروں کو عبرت اور نصیحت کا سبق پڑھانے کے لئے کسی کی عبرتناک حالت کا پیش کرنا عین انسانیت ہے تا وہ اس راستہ پر چلنے سے باز رہیں جس پر چلنے والے کا افسوسناک نمونہ انکے سامنے موجود ہو۔ اسی غرض کو پیش نظر رکھکر ہم نے مولوی ظفر علیخان صاحب کا ذکر کیا ہے۔ امید ہے۔ صاحب عقل اصحاب اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگے ✦

لنڈن میں تبلیغ اسلام

ایک مومن چڑیا

جلسہ یہود میں تبلیغ

حضرت مفتی صاحب مبلغ اسلام کے ورود لنڈن کی خبر اس سے قبل احباب کو بذریعہ تار پہونچ چکی ہوگی - فرانس کے راستہ اجازت نہ مل جانے کے باعث لمبا بحری سفر بھی کم ہوا - اور قریباً آٹھ دس روز قبل جہاز سارڈینا کے پہنچنے کے حضرت مفتی صاحب تبلیغ اسلام میں مصروف ہو گئے - اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم سے ان کا حافظ اور ناصر ہو - اور حقیقی اسلام کی صداقت ان کے پاک وجود کے ذریعہ پورے طور سے قائم ہو آمین

گذشتہ اتوار کے روز یہودیوں کی ایک سوسائٹی کا جلسہ تھا - جہاں عبرانی زبان میں لیکچر ہوتے ہیں - چونکہ حضرت مفتی صاحب اس زبان میں خاص مہارت اور دلچسپی رکھتے ہیں - اس وجہ سے شریک جلسہ ہوئے - میں بھی ساتھ تھا گو مجھے سارے لیکچر اور گفتگو کے اثنا میں سوائے چند الفاظ طالموذ توراۃ - لاایشعرون - کچھ سمجھ نہیں آیا - مکان میں ہمارے داخل ہوتے ہی ایک سفید ریش صاحب جو غالباً سب سے معزز اور عالم معلوم ہوتا تھا - ہم سے پوچھنے لگا کہ آیا ہم عبرانی سمجھتے ہیں - حضرت مفتی صاحب نے جواب دیا کہ ہاں! ہم نے جیوئش کرانیکل میں اس لیکچر کے متعلق پڑھا تھا - اس واسطے شریک ہونے کے لئے آئے ہیں - اس پر سب حاضرین بہت خوش ہوئے مگر بعد میں معلوم ہوا - کہ سوائے یہود کے اوروں کو وہاں نہیں آنے دیتے - ہمارے عماموں کو دیکھ کر معلوم نہیں انہوں نے کیا خیال کیا - جو بڑی خاطر سے پیش آئے - چائے بسکٹ بھی پیش کئے - لیکچر کے بعد مفتی صاحب نے کھڑے ہو کر شکریہ ادا کیا - اور زبان عبرانی میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا - اور عبری زبان کی قدر کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ یہ وہ زبان ہے جس میں مقدس کتاب توراۃ لکھی گئی - اور توراۃ اور نبی ایم اور طالموذ ایک ایسا مجموعہ ہے جس کی پیشگوئیوں سے نہ صرف مسیحی اور مسلمان اپنے اپنے مذہب کی صداقت میں مدد لیتے ہیں - بلکہ اس زمانہ میں جو نبی خدا نے بھیجا ہے - اس کے متعلق بھی ان کتب میں پیشگوئیاں ہیں - چنانچہ اس میں دو مسیحوں کی پیشگوئی ہے - ایک مسیح تو وہ تھا - جو اسرائیل میں سے تھا اور ایک مسیح موعود اس زمانہ میں آیا ہے - ہندوستان میں جہاں کہ سب مذاہب پائے جاتے ہیں اس کا مسکن ہے اس مقدس مسیح موعود کا نام احمدؐ ہے - جو کہ تمام پیشگوئیوں کے مطابق وقت پر مشرق میں ظاہر ہوا - میں نے اس مسیح کو دیکھا اور قبول کیا ہے - اور آپ لوگوں کو بھی خوشخبری سناتا ہوں -

ان کلمات کا اثر ان پر ایسا ہوا - کہ پورے طور سے الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا - سب میں ایک گھبراہٹ سی پیدا ہو گئی ایک دوسرے کی طرف حیرانی سے دیکھنے لگے اور پوچھنے لگے - یہ کیا ہے - کون ہے - کیا نام ہے - ہال میں کوئی ایسا نہ ہوگا - جو اضطراب سے کرسی پر جنبش نہ کر رہا ہو - انکی اس گھبراہٹ کو دیکھ کر مفتی صاحب نے تقریر کو مختصر کیا اور پھر ان کا شکریہ کر کے اجازت چاہی - رخصت کی اجازت لیتے وقت ایک دوسرے کی طرف چپکے چپکے تظر کرتے تھے - مگر حواس باختہ تھے - گویا بولنا اور آداب بالکل بھول گئے ہیں - وہ حسن سلوک کا مکان جس میں انہوں نے ہم کو پہلے بٹھایا تھا - اب حیرت کدہ بن گیا - کسی کے منہ سے اتنا بھی نہ نکلتا تھا کہ اچھا آپ چلے جائیں - خیر ہم فرض تبلیغ ادا کر کے چلے آئے - معلوم نہیں پیچھے کب ان کو ہوش آئی - اور کیا کارروائی انہوں نے کی ؎

عیسائی فیل احمدی پاس

اتوار کے روز ہائیڈ پارک میں خصوصیت سے کثرت سے خلقت جمع ہوتی ہے دروازے پر کھڑے ہو کر ایک رسالہ جو حال ہی میں طبع کرایا ہے - اور جس کا نام ہے - ہر ایک انگریز مرد اور عورت کے نام پیغام - ... لوگوں میں تقسیم کیا گیا - خدا تعالیٰ اس میں برکت بخشے - بعدہ پارک کے اندر کھڑے ہو کر خوشخبری کا پیغام دیا - وہ مصلح جس کا موجودہ زمانہ مقتضی ہے - آ گیا ہے - اسلام کے اصول ہی راسخ - معقول اور سچے ہیں - جن پر چل کر انسان اسی دنیا میں اور اسی زندگی میں حقیقی خوشی اور پاکیزگی نفس حاصل کر سکتا ہے - ان مضامین پر سامعین کے ساتھ دیر تک گفتگو بر رنگ مباحثہ ہوتی رہی - کبھی ایک بولتا - کبھی دوسرا - ہر ایک کو مناسب جواب دیا جاتا - آخر سامعین میں سے ایک صاحب بول اٹھے - سنو جی! میں ایجوکیشن کا ممبر ہوں امتحان میں جو امیدوار مدلل اور معقول طور پر جواب دیتے ہیں وہ اچھے نمبر لیتے ہیں - اور دوسرے ناکارہ سمجھے جاتے ہیں - پاس فیل کرنا میرا کام ہے - پس میں فیصلہ کرتا ہوں کہ اس اجنبی نے جو دلائل دئے ہیں وہ معقول ہیں - اور تم لایعنی باتیں کرتے ہو - وہ پاس تم فیل - اب تم چپ رہو - ہمیں سننے دو - کہ یہ ہمیں کیا پیغام پہنچانے آیا ہے - اس پر میں نے پھر اپنی تقریر کے ایک حصہ کو دہرایا جس کا ماحصل یہ تھا کہ ہر طرف مختلف مذاہب اپنی اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کر رہے ہیں کہ ان کے اصول کے پابند نجات حاصل کرینگے - اور وہ نجات مرنے کے بعد ہوگی - چونکہ یہ ایسا امر ہے - جس کا کوئی شاہد نہیں - اسلئے کس طرح سے معلوم ہو کہ آیا وہ مذہب واقعی صحیح ہے - کسی بات کا پورا پورا یقین ہو نا محال ہے - جب تک انسان خود اس کو مناسب ذرائع سے اسی دنیا میں اطمینان نہ کرے - پس ہمارا مذہب اسلام اس اصول کو پیش کرتا ہے - کہ حقیقی نجات اسی زندگی میں شروع ہو جاتی ہے - اس طرح کہ انسان کو پختہ اور قطعی یقین ہو جاتا ہے کہ وہ راستہ جس پر وہ چل رہا ہے - واقعی راہ راست ہے - یہ بات صحیح ہے - کہ اس کے حصول کے لئے ایسے ہی مراتب اور مدارج کا طے کرنا ضروری ہے - جیسا کہ عام طور پر دنیاوی ظاہری امور میں طے کرنے پڑتے ہیں - اس امر کے فیصلہ کے لئے کہ اس کی مثال بھی ہے - ہم یہ کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں ایسے انسان ہیں - جو اسلامی تعلیم پر چلکر خدا سے الہام اور وحی پاتے ہیں - اور جس کے ذریعہ سے عرفان اور کمال یقین کے درجہ پر پہنچے ہیں - عام قاعدہ کے موافق جب لوگ سیدھے راستے سے بہک جاتے ہیں - تو وہ اعلیٰ ہستی اپنے آپ کو اپنے سچے فرمانبردار بندے کے ذریعہ ظاہر کرتی ہے - چنانچہ اس زمانہ میں خدا رحیم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے نبی بھیجا ہے - اس کا نام احمدؐ ہے - خدا نے اس پر ظاہر کیا ہے کہ وہ دنیا میں راستی قائم کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہے - اس امر کے

ثبوت کے لئے اس نے ہزارہا نشانات دکھلائے ہیں۔ جن کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ہر شخص توجہ کرنے والا اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ کہ وہ قادر ہستی ضرور ہے۔ اور وہ ہمارے کاموں کا دانا بینا ہے۔ اس پر ترقی کرنے سے آخر وہ خود بھی اس درجہ تک پہنچ سکتا ہے۔ جب اس کو خود الہام بھی ہو۔ اس طرح سے لمبے عرصہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ ایک یہودی نے کہا۔ کہ اخلاقی حالت کس طرح سے سنور سکتی ہے۔ جب تک غربت دور نہ ہو۔ جس شخص کو بھوک سے مرنے کا فکر ہے۔ وہ کب اخلاقی رنگ میں ترقی کر سکتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اقتصادی امور کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ جب غریب مفلس ایک درجہ پر پہنچ جاویں۔ جہاں کھانے کو کافی مل جاوے۔ تو پھر روحانی امور کی طرف توجہ کام دے سکتی ہے۔ میں نے کہا کہ ہمارا مذہب ایکونومک۔ اور تمدنی اصول بھی پیش کرتا ہے۔ جس سے انسان بہبودی حاصل کر سکتا ہے۔ آپ کو اور پرنس کی تجویز جیسا کہ پیش کرتے ہیں۔ بے شک مناسب طور سے کریں۔ مگر یہ آپ نہیں کر سکتے کہ افلاس کو اس درجہ تک دور کریں کہ معاش کی فکر نہ رہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ یکے بعد دیگرے اور ضروریات کو بڑھاتا رہتا ہے۔ اور ان کے مہیا کرنے کے لئے پھر اور سامان کی فکر کرتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ پہلے اخلاقی رنگ میں ترقی ہو۔ جس سے لوگ اپنی حالت سنواریں باہمی تعلقات میں خوبی اور محبت پیدا کریں۔ اسلام نے ایسے اصول پیش کئے ہیں۔ جس سے انسان وحشی حالت سے بااخلاق انسان ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس سے ترقی کرکے خدا تعالے سے پکا تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ ایک شخص نے بہت دلچسپی ظاہر کی۔ ایک کاپی اسلامی اصول کی فلاسفی کی قیمت بھی ادا کر دی۔ اور ایک صاحب نے ایک کاپی جو میرے پاس تھی۔ عاریتاً مطالعہ کے لئے لی۔ ایک عورت کے سوال پر بتایا۔ کہ اسلام نے مقصد زندگی حاصل کرنے کے لئے کیا ذرائع پیش کئے ہیں۔ کتاب میں سے ایک حصہ پڑھ کر مجمع میں سنایا۔ جب واپس آ رہا تھا۔ تو ایک پادری صاحب کو بتایا کہ مسیح کی آمد ثانی ہو چکی ہے اور ایک دعوت اسلام کی پڑھنے کے لئے دی۔

جب مکان پر پہونچا۔ رات کے ساڑھے گیارہ بج چکے تھے۔ حضرت مفتی صاحب کو میرے دیر سے آنے کی وجہ سے بڑی تشویش رہی۔ فرمانے لگے۔ کہ فکر سے نیند بھی نہیں آئی۔

مومن چڑیا

آج صبح کی نماز سے پہلے حضرت مفتی صاحب نے ایک رؤیا دیکھا کہ ایک صاحب نے بیعت فارم پر دستخط کئے ہیں۔ اور وہ فارم لیکر ادھر آتے ہیں۔ صبح یہ رؤیا مجھے سنایا۔ اور عجیب طور سے یہ پورا ہو کر موجب ازدیاد ایمان ہوا۔ سیر میں مفتی صاحب کو موقع ملا۔ کہ ایک شخص کو تبلیغ کریں۔ حضرت مفتی صاحب نے اس سے اس طرح سے ذکر شروع کیا۔ کہ ہندوستان میں خدا نے اس زمانہ میں ایک نبی بھیجا ہے جسکو میں نے مان لیا ہے۔ اس سے مذہبی گفتگو کا سلسلہ چل پڑا جس کا نتیجہ آخر یہ ہوا۔ کہ شخص مذکور نے سب باتوں کو مان لیا۔ کیونکہ اسے انکار کی گنجائش نہ رہی۔ جب اس نے سب باتوں کو زبانی قبول کیا۔ تو حضرت مفتی صاحب نے بیعت کی فارم اس کے ہاتھ میں دی۔ جس پر اس نے بخوشی دستخط کر دئے۔ اور اپنا پورا پتہ تحریر کر دیا۔ حسن اتفاق سے اس کا نام مسٹر سپیرو ہے جس کے معنے چڑیا کے ہیں۔ سپیرو عربی لفظ عصفور سے نکلا ہے۔ چونکہ وہ آسانی سے ایمان لایا۔ اس واسطے اس کا نام مومن تجویز کیا گیا۔ پس یہ ہے وہ مومن چڑیا جس کو حضرت مفتی صاحب نے بفضل خدا آسانی سے پکڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ اور بھی ایسے سعید پرندوں کو پکڑنے کی توفیق بخشے آمین۔ فارم بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح اس مضمون کے ساتھ ارسال کر دیگئی ہے۔ یہ سترھواں احمدی نومسلم ہے۔

آخر میں اس بات کی یاد دہانی بے جا نہ ہوگی کہ ان سونے کی چڑیوں کو پکڑنے کے لئے تاگے اور لوہے کے جال کام نہ آئینگے۔ ان کے واسطے سونے کے جال ہونے چاہئیں۔ ان سنہری تاروں کا مہیا کرنا احباب اور مخلصین کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیوے۔ آمین

خاکسار قاضی عبداللہ عفی اللہ عنہ

۴۱۔ گریٹ رسل سٹریٹ۔ ڈبلیوسی لنڈن

۲۳ر اپریل ۱۹۱۷ء

ایک مراسلہ

جناب قاضی عبداللہ صاحب کا مندرجہ ذیل مراسلہ ۲۹ر مئی ۱۹۱۷ء کے روزانہ پیسہ اخبار میں شایع ہوا ہے۔ ایڈیٹر

تھوڑے ہی دن کی بات ہے کہ ایک شخص ڈگلس ٹامس نامی کے متعلق سنا گیا تھا کہ وہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا ہے۔ مجھے بھی یہ شخص ملا کرتا تھا۔ اور اسلامی ارکان پر اس کے اعتراضات بہت ہوا کرتے تھے بہرحال خوشی ہوئی۔ مگر گذشتہ ہفتہ اتفاقاً وہ ملا۔ اور اس سے پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ میں ہرگز مسلمان نہیں ہوں۔ بہت افسوس ہوا۔ پھر اس سے دریافت کیا کہ ہمیں تو معلوم ہوا ہے کہ آپ خواجہ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے ہیں۔ پھر انکار کیسا؟ اس نے کہا کہ میں نے خواجہ صاحب سے اپنے بعض عقائد کا ذکر کرتے ہوئے اسلام پر کچھ اعتراضات کئے تھے۔ مثلاً یہ کہ پانچ وقت کی نماز ہم نہیں مان سکتے۔ تو خواجہ صاحب نے کہا کہ باوجود ان باتوں کے تم مسلمان ہی ہو۔ اور ایک چھپی ہوئی فارم پر میرے دستخط کر لئے۔ حضرت مفتی صاحب نے اسکو بہت سمجھایا۔ اور دریافت کیا کہ کم از کم آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی تو مانتے ہیں۔ اس نے کہا بالکل نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اجماع مرتدین کا سلسلہ بھی چلا ہی آتا ہے۔ مفتی صاحب نے مجھے فرمایا کہ جب کوئی مرتد ہوتا ہے۔ خدا اور اس کے عوض میں دیتا ہے۔ چنانچہ اس کے تین چار روز بعد ایک شخص جارج سپیرو (نام) مفتی صاحب کی تبلیغ سے حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ٭

قطعہ

عہد باندھا ہے باہم دوستوں نے آج کل
جو نہ دے محمود کو گالی وہ لاہوری نہیں

ہے تو پتلا خاک کا کمزور پر کیسا نڈر
منحرف خالق سے ہو یہ صرف کمزوری نہیں

جو خلیفہ سے پھرا سمجھو خدا سے پھر گیا
ہم علی الاعلان کہتے ہیں کوئی چوری نہیں

کہدیا منظور نے مانو نہ مانو اختیار
نہر میں سیلاب جب آیا تو پھر دھوری نہیں

منظور احمد۔ صدر شاہ پور

کوائف ڈیرہ غازیخاں

(ایک ذمہ وار احمدی کی قلم سے)

گذشتہ سے پیوستہ

غیر مبائعین کا مناظرہ سے فرار

جناب حکیم صاحب کے جب سے قبل چند روزہ قیام میں ایک یہ فائدہ بھی ہؤا - کہ غیر مبائعین اور ہمارے درمیان مناظرہ دربارہ نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خط و کتابت ہوئی - پیغامیوں نے خود ہی چیلنج دیا - اور خود ہی راہ فرار اختیار کر کے بڑی زک اٹھائی

پہلے پہل انکی طرف سے ایک رقعہ آیا - کہ ہم اپنے مولوی حکیم خلیل احمد صاحب کو ساتھ لیکر ان کی جگہ آجاویں - اور مسئلہ نبوت پر حکیم مرہم عیسےٰ سے بحث کریں - جہاں غیر احمدیوں کا کوئی دخل نہ ہوگا - ہماری طرف سے جواب بھیجا گیا کہ چیلنج منظور ہے - اور ساتھ ہی لکھا گیا کہ حکیم مرہم عیسیٰ سے بہت سی گفتگوئیں ہو چکی ہیں - انکی تقریر اور استدلال سے جا بجا آگاہ ہیں - آزمودہ کو آزمانا عقلمندی نہیں - اس لئے بجائے حکیم مرہم عیسےٰ کے مولوی صدرالدین صاحب کو مناظرہ کے لئے تیار کیا جاوے - ہم بخوشی مناظرہ کے لئے تیار ہیں - اور ہمیں کوئی عذر نہیں - اگر اس مجلس میں غیر احمدی تعلیم یافتہ اور مہذب لوگ بھی شامل ہوں - جواب آیا - کہ مولوی صدرالدین صاحب کی طبیعت علیل ہے - اور حکیم مرہم عیسےٰ سے بالمشافہ کوئی گفتگو نہیں ہوئی - اس لئے انہی سے مناظرہ کیا جاوے - جس کا جواب ہماری طرف سے یہ دیا گیا کہ حکیم مرہم عیسےٰ سے قریباً یہاں کے ہر احمدی کی بالمشافہ گفتگو ہو چکی ہے - سب انکے استدلال اور طرز گفتگو سے بخوبی واقف ہیں - ان سے اب گفتگو کرنا تحصیل حاصل ہے اگر مولوی صدرالدین صاحب بیمار ہیں - گو وہ بغیر کسی بوجھ کے آج کل یہاں گھنٹوں تقریریں کر رہے ہیں - تو خود امیر مولوی محمد علی صاحب کو جو آنے والے ہیں - مناظرہ کے لئے آمادہ کیا جاوے - اسکے بعد ہمارے پاس ان کا کوئی جواب نہ آیا بعد ازاں جب ان کا جلسہ ہؤا - اور رات کے اجلاس میں مولوی صدرالدین صاحب کی تقریر ہوئی - جسمیں حضرت مسیح موعود کے بعض ایسے حوالے پڑھ کر سنائے گئے - جن سے بظاہر یہی ثابت ہوتا ہے - کہ حضرت مسیح موعود مطلق کوئی دعوےٰ نبوت نہیں کرتے - اور دعویٰ نبوت کرنیوالے کو کافر اور لعنتی جانتے ہیں - تقریر کے خاتمہ پر اعلان کیا گیا کہ کوئی شخص اگر اعتراض کرنا چاہے تو کر سکتا ہے - تو پہلے ایک اہل حدیث مولوی نے چند اعتراض کئے - اسکے بعد منشی اللہ بخش صاحب اُٹھے - اور صرف یہ دریافت کیا کہ اس وقت تو مولوی صدرالدین صاحب بڑے جوش خروش سے حضرت مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے دعوت کی تردید کر رہے ہیں - مگر جب اس بارہ میں مناظرہ کرنے کا سوال آتا ہے - تو کہدیا جاتا ہے کہ مولوی صاحب بیمار ہیں - کیوں مولوی صاحب مناظرہ پر آمادہ نہیں ہوتے تاکہ لوگ فریقین کے دلائل سنکر فیصلہ کر لیں کہ حق کس کے پاس ہے - اگرچہ منشی صاحب کو ہماری جماعت کی طرف سے کوئی خاص ہدایت نہ ہوئی تھی کہ وہ کچھ کہنے کے لئے ہماری طرف سے اٹھیں - بلکہ وہ از خود ہی اٹھے تھے تاہم ان کا یہ دریافت کرنا کوئی بے محل نہیں تہا - سائل کے اس سوال پر سٹیج سے جواب ملا کہ کہاں لکھا ہے - کہ مولوی صاحب بیمار ہیں اور مناظرہ نہیں کرتے - تو سائل نے کہا کہ آپ کے فریق کی طرف سے جو خط آیا ہے - اس میں یہی لکھا ہے - امیر فرمانے لگے کہ تمہاری طرف سے مناظرہ کرنے والا کہاں ہے - سائل نے کہا - قریب ہی ہیں - اور وہ اسوقت آسکتے ہیں - اگر آپ مناظرہ کرنے کو تیار ہوں - امیر پیام نے جب دیکھا کہ کوئی پہلو بچاؤ کا نہیں رہا تو کہا کہ کل کا روز ہم یہاں ہیں - ہمارا یہیں جلسہ ہوگا جو شخص بھی ہم سے بحث کرنا چاہے - یہیں کر سکتا ہے - اور ساتھ ہی اپنی عادت سے مجبور ہو کر حاضرین کو مبائعین سے منافرت دلانے کے لئے کہنا شروع کر دیا - کہ تم لوگ تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہو - اگر جرأت ہے - تو اس بھری مجلس میں اسی جگہ کافر کہہ کر تو دکھلاؤ - اعلان تو کیا تھا - کوئی اعتراض کرے - ہم جواب دینگے - لیکن خود ہی معترض بنکر اعتراض کرنے شروع کر دئے - پیشتر اسکے کہ سائل اس غیر متعلق سوال کا جو محض لوگوں کو مشتعل اور برانگیختہ کرنے کی غرض سے کیا گیا تھا - کوئی جواب دیتا - ایک سرکاری اعلیٰ افسر کمال دانشمندی سے پیشدستی فرما کر سائل کے پاس اٹھ کر آئے - اور نہایت ہی مہربانی اور محبت کے لہجہ میں اسے فرمایا - بس بچو (پیار کا لفظ ہے) یہی کافی ہے - اب بیٹھے رہیں - سائل نے معزز سرکاری آفیسر کے ارشاد کو واجب التعمیل سمجھ کر خاموشی اختیار کی - اور پیغامی امیر کی طرف التفات کرنی چھوڑ دی - یہ ہیں صحیح اور سچے واقعات - مگر آفریں ہے پیغامی حقگوئی پر - کس شیخی اور فخر سے اس واقعہ کو پیغام مورخہ ۱۵ - اپریل ۱۹۱۷ء میں جہاں پیغامی جلسہ ڈیرہ غازیخاں کی روئداد شایع ہوئی ہے - ان الفاظ میں ادا کیا ہے " دوران تقریر میں محمودیوں میں ایک شخص منشی اللہ بخش نے کھڑے ہو کر کچھ اعتراض کرنا چاہا - لیکن جب اسے کہا گیا کہ وہ اپنے صحیح عقائد پیش کرے تو حیران رہ گیا - اور خاموشی کے ساتھ راہ فرار اختیار کی " کیا پیغام کی راستی اور سچائی کو ان الفاظ سے ذرا بھی تعلق ہے

جب دوسرا دن ہؤا - تو مالک مکان کی خدمت میں جہاں پیغامی جلسہ ہو رہا تھا - مندرجہ ذیل مضمون کا رقعہ بھیجا گیا - کہ مسئلہ نبوت پر مناظرہ کے بارہ میں جو خط و کتابت ہو چکی ہے - اس میں پیغامی فریق نے مولوی صدرالدین صاحب سے مباحثہ کرانے سے انکار کر دیا ہے - مگر رات کی گفتگو سے معلوم ہوا ہے - کہ وہ اپنے جلسہ میں مباحثہ کے لئے بلاتے ہیں - چونکہ اس جگہ بغیر اجازت آپ کے اور صدر جلسہ کے ہم اپنے مولوی صاحب سے مباحثہ کرانا پسند نہیں کرتے - اس لئے آپ سے التماس ہے کہ اگر آپ بحیثیت مالک مکان ہونے کے پسند کریں - اور صدر جلسہ اجازت دیں - تو اس وقت ہم مولوی صدرالدین صاحب یا جناب مولوی محمد علی صاحب سے مناظرہ کرانے کے لئے اپنے مولوی حکیم خلیل احمد صاحب کو لا سکتے ہیں - براہ مہربانی تحریری جواب سے خوش فرماویں اور صدر جلسہ صاحب و حاضرین کو یہ رقعہ سنا دیا جاوے -

معزز مکتوب الیہ نے جو جواب بعد مشورہ امیر پیغام بحیثیت صدر جلسہ و دیگر اراکین پیغامی مجلس دیا - وہ حسب ذیل ہے " یہ وقت بحث کا نہیں ہے - آپ بخشی کے واسطے بعد کچھ مولوی عزیز بخش صاحب وقت اور مقام مقرر کر سکتے ہیں " چنانچہ تقریر کے خاتمہ کے بعد مولوی محمد

صاحب احمدی درس مولوی عزیز بخش صاحب کی خدمت میں بغرض تصفیہ گئے۔ مگر کوئی جواب نہ ملنے پر واپس آگئے

احمدیہ جلسہ کی کارروائی

ہمارا جلسہ تین دن اور دو رات رہا۔ دیہات سے کثرت سے احمدی بھائی شریک ہوئے۔ حضرات فاضل اجل حافظ روشن علی صاحب مولوی [illegible] میر محمد اسحٰق صاحب اور مولانا حکیم خلیل احمد صاحب نے اسلام کی خوبیوں اور دیگر مذاہب پر برتری [illegible] فضائل قرآن کریم [illegible] مسیح اور صداقت مسیح موعود پر تقریریں کیں جن میں ایسے ایسے حقائق اور معارف بیان فرمائے۔ کہ سننے والے حیران رہ گئے۔ ایک نظم میاں فخرالدین صاحب کا [illegible] موعود [illegible] تھا۔ عاجز کا بھی ایک مضمون [illegible] موعود از کتب مسیح موعود ہوا۔ جسمیں حضرت مسیح موعود کی [illegible] اور [illegible] سے آپ کا دعوے نبوت ثابت کیا گیا۔ [illegible] کا ثبوت۔ قرآن کریم کے رُو سے [illegible] نہیں ہے۔ میاں فخرالدین صاحب ملتانی [illegible] مولانا مولوی نذیر احمد صاحب۔ نذیر قمری نے مختلف موقع پر [illegible] سے حضرت اقدس کی نظمیں نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ آخری تقریر حضرت حافظ روشن علی صاحب کی ختم نبوت پر رات کے اجلاس میں ہوئی تقریر کیا تھی۔ علم و معرفت کے خزائن تھے جو لٹائے گئے۔ اس تقریر میں آپ نے آیت خاتم النبیین کی مکمل تفسیر بیان کی اور روز روشن کی طرح ثابت کر دکھایا۔ کہ خاتم النبیین کے وہ معنے کرنے جن سے کسی نبی کا آنا مسدود ہوتا ہو۔ ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ آیت کے دوسرے حصوں سے ایسے معنوں کا کوئی جوڑ اور تعلق پیدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایسا کرنے سے ساری آیت کا مطلب ہی مہمل اور لغو ہو جاتا ہے۔ جب تک خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر کرکے یہ نہ تسلیم کیا جاوے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نبی آوینگے تب تک اس آیت کا صحیح اور با معنی مطلب ہرگز ادا نہیں ہو سکتا اسی ضمن میں آپ نے حدیث لا نبی بعدی کی بھی تشریح کی۔ اور بتلایا کہ یہ حدیث خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے۔ غرض آپ کی یہ تقریر نہایت درجہ کی مدلل اور علمی معارف سے لبریز تھی جس نے سامعین کو مالا مال کر دیا۔ جسنے بھی اس تقریر کو از اول تا آخر [illegible] ہے۔ ممکن نہیں کہ سکے یہ کبھی بھی اس کے دل میں شک یا وہم پیدا ہو سکے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے نبیوں کے بند کرنے والے کے ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس کا عقل سلامت ہو۔ اگرچہ سننے میں آیا ہے کہ اس دفعہ خاص طور پر ایکا کیا گیا تھا کہ کوئی غیر احمدی ہمارے جلسہ میں نہ جاوے۔ مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ لوگ آتے ہی رہے۔ معزز رؤساء اور سرکاری اعلیٰ عہدہ داران میں سے بھی بعض کسی نہ کسی تقریر کے وقت تشریف لائے۔ اور ہمیں مشکور ہونے کا موقعہ دیا۔ ایسے سب اصحاب کے لئے جنھوں نے ہمارے برخلاف شدید مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے شمولیت جلسہ میں حصہ لیا۔ ہماری دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت نصیب کرے آمین

چند غیر مبائعین نے قیامگاہ پر حاضر ہو کر بعض استفسارات کرنے کی اجازت چاہی۔ جس کی انہیں کھلے دل سے اجازت دیگئی۔ مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے جب حقیقۃ الوحی سے وہ عبارت پیش کی۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے انکار کو ایک ہی قسم کا کفر بیان فرمایا ہے۔ تو ایک غیر مبائع نے تسلیم کر لیا کہ واقعی اس تحریر کے رُو سے حضرت مسیح موعود کے انکار کرنے والے کافر ہیں۔ اگرچہ اسکے ساتھی نے اُسپر ایسا کرنے سے اظہار ناراضگی کیا۔ مگر اس نے اس کی پرواہ نہ کر کے یہی کہا کہ اس عبارت سے ضرور یہی بات ہوتی ہے اور یہ بالآخر پھر پوچھا کہ اچھا ہم غیر مبائعین کو بھی کیا آپ کافر کہتے ہیں۔ جسکے جواب میں اسے کہا گیا کہ نہ پہلے کبھی غیر مبائعین کو ہمنے کافر کہا ہے نہ اب کہتے ہیں۔ اس پر اس کی تسلی ہو گئی۔ اور وہ کہنے لگا۔ کہ بس میں یہی دریافت کرنا چاہتا تھا ✤

بستی رندان میں تبلیغ

یہاں کا جلسہ خیر و خوبی ختم ہو جانے کے بعد دوسرے دن حضرت حافظ صاحب و میر صاحب بسواری ٹانگہ بستی رندان جو یہاں سے قریب ۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تشریف لے گئے۔ دو رات اور ایک دن وہاں قیام فرما کر خوب تبلیغ کی۔ گاؤں ہونے کی وجہ سے اردو سمجھنا لوگوں کے لئے مشکل تھا۔ اسلئے پنجابی میں تقریریں کی گئیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ قادیان کے واعظین احمدیہ اس بستی میں تشریف لے گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس کے نیک نتائج نکلینگے ✤

شیعوں کو تبلیغ

واپسی پر ڈیرہ غازیخاں میں ایک تقریر حضرت حافظ صاحب کی رد شیعہ پر ہوئی۔ جو بہت ہی موثر تھی

نومبائع

جلسہ سے پہلے ایک شخص نے حکیم خلیل احمد صاحب کی معرفت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاکر حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کی۔ اور ایک شخص دوران جلسہ میں حضرت حافظ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ داخل ہوا ✤

غیر مبائعین کا جلسہ

پیغامی جلسہ پر رائے زنی کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ مولوی دوست محمد صاحب حجانہ (جنکو پیغامی فرقے سے گہرا تعلق اور محبت ہے) کے تازہ خط سے جو اس عاجز کے نام آیا ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباس درج کرتے ہیں سے انکی حالت کا اچھی طرح پتہ لگ جاویگا۔ وہ لکھتے ہیں :-

"مولوی محمد علی صاحب کے جلسہ (ڈیرہ غازیخاں) میں ایک بات عجیب دیکھی گئی۔ کہ حضرت صاحب کے دعوی نبوت کی سراسر نفی کی گئی۔ اور اس امر پر واعظین کا بڑا زور رہا۔ حالانکہ حضرت صاحب کی کتابیں دعوی نبوت سے بھرپور ہیں۔ چونکہ لوگوں میں دعوی نبوت سے غلط فہمیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے دراصل واعظین کو وضاحت کرنی چاہیئے تھی۔ کہ دعوی نبوت سے مگر کیسا؟ جناب مولانا کی خدمت میں اس طرز کے متعلق عرض کیا گیا۔ تو آپنے حضرت صاحب کی ظلی نبوت سے بھی انکار فرمایا یہ مستفسر خاکسار خود تھا۔ تب مجھے مسٹر محمد عمر ثالث کا وہ فیصلہ یاد آگیا کہ اس وقت لاہوری صاحبان کی وہ پوزیشن ہے جو حضرت صاحب کی زندگی میں غیر احمدی معترضین کی تھی لیکھرام کا رحم ہو"

اب تو ظلی نبوت سے بھی انکار ہے۔ آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا! یہ تو پیغامیوں کے امیر کی حالت ہے۔ خدا جانے دوسروں کا کیا حال ہوگا۔ ایک دفعہ مسجد میں آخرین منہم والی آیت پر پیغامی امام کے ساتھ گفتگو چل پڑی۔ اور ہماری طرف سے کہا گیا کہ اس آیت سے صریح طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ یعنی مسیح موعود کی پیشگوئی ثابت ہو رہی ہے۔ تو بڑے غصہ اور جوش سے فرمانے لگے کہ بعثت ثانیہ کیا بلا ہوتی ہے۔ ہم کسی تناسخ کے قائل نہیں۔ اسپر ان کی خدمت میں کہا گیا کہ جناب آپ کیا فرماتے ہیں۔ نور اسوچیں تو سہی۔ آپ حضرت مسیح موعود کی کتابوں سے خوب واقف ہیں۔ جہاں جہاں آپنے اس آیت کو لیا ہے۔